تو یہ بات انکی شہرت اور نیکنامی سے جوڑ کھاتی مگر اب تو ان کی "اسلام پسندی" کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔
(صاحبزادہ محمد صدیق حقانی الازہری پاڑاچنار)

شراب نوشی اور رشوت ستانی | گذشتہ شمارہ میں آپ نے شراب کے متعلق لکھا، پڑھ کر از حد خوشی ہوئی، تمام علماء کرام کو چاہئے کہ وہ اس موذی لعنت جو ہمارے عوام وخواص میں عام ہو گئی ہے، کے خلاف ایک تحریک چلائیں تاکہ اگر اس لعنت کو ختم نہیں کیا جا سکتا تو کم از کم اس کے خلاف نفرت پیدا ہو اور لوگوں کو اس کے استعمال کے روحانی، جسمانی، مذہبی ——— نقصانات کا علم ہو سکے۔ بلکہ علماء کرام کو چاہئے کہ یہ معاملہ حکومت کے سامنے پیش کریں اور اس پر پابندی کے احکامات جاری کروائیں۔ اس کی تیاری، خرید و فروخت خورد و نوش پاکستان کی حدود کے اندر بند کروائی جائے۔ ہمارے معاشرے میں، شراب نوشی سے بڑھ کر ایک اور زیادہ خراب بیماری پھیل گئی ہے جسکا تعلق عوام الناس سے بھی ہے یہ شراب کے مقابلہ میں زیادہ مضر اور نقصان دہ ہے۔ اس کو رشوت ستانی کہتے ہیں۔ اس کا رواج گذشتہ دس بارہ برسوں میں اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ اب رشوت لینے والے اس کالی کمائی کو حرام نہیں سمجھتے بلکہ اسے اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہ صرف سرکاری محکموں میں ہی نہیں بلکہ عام فیکٹریوں، کارخانوں کاروباری اداروں حتیٰ کہ دوکانداروں میں بھی عام پائی جاتی ہے۔ اس کے نقصانات شاید شراب کے نقصانات سے کہیں زیادہ ہیں، وہ اس لئے کہ شراب کو عوام یا خواص خاص خاص موقعوں پر پیتے ہیں، لیکن رشوت تقریباً ہر جگہ ہر شخص ہر وقت کھاتا ہے۔ سمجھتے ہوئے بھی اور نا سمجھتے ہوئے بھی۔ اور جو شخص رشوت نہیں کھاتا۔ رشوت خور اسکی زندگی کا حاشیہ تنگ کر دیتے ہیں۔ وہ کسی جگہ بھی کامیاب نہیں ہوتا، رشوت سے سالوں اور مہینوں کا رکا ہوا کام منٹوں سیکنڈوں میں ہو جاتا ہے۔ اور رشوت نہ دینے والے کو اتنا پریشان ہونا پڑتا ہے جو بیان سے بھی باہر ہے میں یہاں اس کے اثرات بد یا نقصانات نہیں گنوانا چاہتا بلکہ صرف اتنا بتا دیتا ہوں جس قوم میں رشوت کا رواج پا جائے اس میں ایمان، ہمدردی، استقلال، جرأت، ہمت صبر و تحمل جیسی خوبیاں ناپید ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی کمی ہے اس قوم کے زوال کا باعث بنتی ہے۔ رشوت خور کو ملک اور قوم سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ صرف اپنی ذات، جیب اور مفاد سے واسطہ ہوتا ہے۔

جو شخص رشوت نہیں لیتا۔ اس کے افسران بالا، والدین، بیوی بچے حتیٰ کہ واقف کار